بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ البقرہ

رکوع نمبر 5

آیات 45-46

سوال ۔ آیت نمبر 45 میں **وَاسْتَعِينُوا..... وَالصَّلٰوةِ** کس کو کہا جا رہا ہے ؟

جواب ۔ یہود کے علماء کو کہا جا رہا ہے ۔ جب انھیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی تھی ۔ اور انھیں اپنے منصب سے ہٹنا بہت مشکل لگ رہا تھا ۔ اس لئے انھیں صبر اور نماز سے مدد لینے کی تلقین کی جا رہی ہے ۔ کہ اللہ کے وعدے پر یقین رکھو ۔

سوال ۔ **صبر** سے کیا مراد ہے ۔ صبر کتنی قسم کا ہوتا ہے ؟

جواب ۔ صبر کے معنی ہیں روکنا ۔ نفس کو مایوسی اور گھبراہٹ سے بچانے کا نام صبر ہے ۔

صبر کی دو قسمیں ہیں ۔

(1) **صبر بالجبر** = "یہ جبری صبر ہوتا ہے ۔ اللہ کی طرف سے آئی ہوئی مشکلات پر صبر کرنا"

(2) **صبر بالرضاء** = اپنی خوشی سے صبر کرنا ۔ حق کی خاطر صبر کرنا ۔ یہ پسندیدہ صبر ہے دین کی خاطر دنیاوی فوائد کو چھوڑ دینا جس ھستی کے لیئے صبر کر رھے ہیں اس سے مدد مانگو

سوال = اِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ کس کے لیئے کہا جا رہا ہے ؟

جواب = نماز کے لیے (بے شک نماز مشکل ہے بھاری ہے سوائے خشوع کرنے والوں کے لیئے).

سوال = خشوع کیا ہے ؟

جواب = خ ش ع مطلب دل میں اللہ کا ایسا خوف ہونا کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے.

سوال = خشوع کی سطح پر جینا کیا ہوتا ہے ؟

جواب = (1) انسان اللہ ہی کے لیئے صبر کرے

(2) اللہ پر بھروسہ کرے

(3) دنیاوی الائشوں میں مبتلا نہ ہو

(4) اللہ کے حکم کے آگے جھک جائے

(5) اللہ کی راہ میں خرچ کرنا.

سوال = آیت نمبر 46 میں کن لوگوں کا ذکر ہے ؟

جواب = اس آیت میں وہ لوگ مراد ہیں جو اللہ سبحان تعالی سے ملنا چاہتے ہیں.

اور موت سے نہیں ڈرتے یعنی " خٰشعین "

سورۃ البقرہ

رکوع نمبر 6

آیات 47 - 49

(آیت نمبر 47)

سوال ۔ بنی اسرائیل کو کیا فضیلت دی گئی تھی ؟

جواب ۔ (1) اپنے دور کے لوگوں میں ممتاز کیا ۔

(2) زرخیز علاقے میں آباد کیا ۔

(3) انبیاء آئے

(4) دنیاوی نعمتیں دیں ۔

سوال ۔ بنی اسرائیل کی بے عملی کی وجوہات کیا تھیں ؟

جواب ۔ (1) حضرت ابراھیم کی نسل سے ہونا بچائے گا ۔

(2) ہمارے بزرگ ہمیں بچا لیں گے

(3) اعلیٰ نسل سے ہیں تو ہمارے بدلے ادنیٰ کو آگ میں داخل کر دے گا ۔

(4) کیونکہ ہم اللہ کے لاڈلے ہیں تو اللہ کوئی نہ کوئی راستہ نکال لے گا ۔

(آیت نمبر 48)

سوال ۔ بنی اسرائیل کو کس چیز سے ڈرایا جا رہا ہے ؟

جواب ۔ روزِ جزاء سے ڈرایا جا رہا ہے ۔ اور ان کے عقیدہ آخرت کی درستگی کرائی جا رہی ہے (1) اس دن کوئی کسی کے کام نہ آئے گا ۔

(2) کسی کی سفارش قبول نہیں کی جائے گی

(3) کسی کا بدلہ نہیں لیا جائے گا

(4) اور نہ ہی کسی کی مدد کی جائے گی

سوال ۔ یَسُومُونَکُمْ سے کیا مراد ہے ؟

جواب س.و.م "وہ تکلیف دیتے تھے تم کو"

اس سے مراد بوجھ ڈالنا ، تکلیف دینا ہے ۔

فرعون بنی اسرائیل سے جسمانی کام کرواتے تھے ۔ بڑی بڑی عمارتیں بنواتے تھے ۔

سوال "۔ سُوٓءَ الْعَذَابِ" سے کیا مراد ہے ؟

جواب ۔ اس سے مراد وہ تکالیف ہیں جو آلِ فرعون بنی اسرائیل کو دیا کرتے تھے ۔

(1) جسمانی کام کرواتے تھے ۔

(2) بیٹیوں کو ذبح کر دیتے تھے ۔

(3) عورتوں کو چھوڑ دیتے تھے ۔

سوال ۔ آیت 49 میں لفظ اَبْنَآءَكُمْ اور نِسَآءَكُمْ کیوں آیا ہے ؟

جواب ۔ اَبْنَآءَكُمْ کہہ کر اُن کی شفقت کو بڑھایا جا رہا ہے ۔

نِسَآءَكُمْ کہہ کر اُن کی غیرت کو ابھارا جا رہا ہے ۔

سوال ۔ آلِ فرعون اُن کے بیٹوں کو کیوں قتل کر دیتے تھے ؟

جواب ۔ اس لیئے قتل کر دیتے کہ بنی اسرائیل کی آبادی میں اضافہ نہ ہو ۔ اور یہ ہم پر غالب نہ آجائیں ۔ اور یہ جبر ہی صبر کی علامت ہے ۔

سوال "۔ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ" میں ہمارے لیئے کیا سبق ہے ؟

جواب ۔ اسکو آزمائش کہا گیا ہے ۔ یعنی تم پر جو آزمائش آئیں تھیں ۔ وہ تمہارے رب کی طرف سے آئیں تھیں ۔ اُن پر بُرے حکمرانوں کا آنا رب کا حکم اور اُن کے اپنے اعمال کا نتیجہ تھا ۔

جب بندہ آنے والی کسی مشکل کو اپنے رب کی طرف سے سمجھتا ہے تو اُس پر صبر آسان ہو جاتا ہے :

سوال = شَفَاعَۃٌ سے کیا مراد ہے ؟ (آیت نمبر 48)

جواب = شفاعۃ سے مراد شفارش ہے۔ شفارش ہے حکم نہیں۔ اصل میں شفارش ایک اعزاز ہے۔ یہ اعزاز اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں اور نبیوں کو دے گا۔

جنہوں نے ساری زندگی اپنے رب کی اطاعت کی۔

سوال = شفارش کن شرائط کے ملے گی ؟

جواب = شفارش کے لیئے قابلیت ہونی چاہیے۔ شفارش ہوگی چند شرائط کے ساتھ

(1) توحید پرست کے لیئے شفارش کی جائے گی

(2) عملوں میں بدعت نہ ہو (یعنی دین میں کوئی اضافہ نہ ہو)

(3) کچھ قابلیت بھی رکھتا ہو

(4) کوشش بھی ہو مگر کمی رہ گئی ہو۔

سوال = نَجَّیْنٰکُمْ سے کیا مراد ہے ؟ (آیت نمبر 49)

جواب = ن۔ج۔ یہ مطلب نجات دی ہم نے تم کو (یعنی بنی اسرائیل کو) آہستہ آہستہ نجات دینا

سوال = آلِ فرعون سے کیا مراد ہے ؟

جواب = آلِ سے مراد ہم خیال لوگ ہیں۔ ایسے لوگ جن کا مقصد ایک ہو۔

سوال = فرعون کون تھا ؟

جواب = یہ ایک ٹائیٹل تھا۔ فرعون ہر دور کا مختلف ہوتا ہے۔

فرعون (ر۔ع۔ف) جسکا مطلب سورج ہے۔ فرعون وہ ذات ہے جسکا تعلق سورج سے ہو۔ مصری سورج کی پوجا کیا کرتے تھے۔ انہوں نے یہ نظریہ دیا کہ سورج کسی اور روپ میں آگیا ہے۔ اور یہ سورج کا اوتار ہے۔

سوال : اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ کس کے لیئے کہا جا رہا ہے ؟

جواب : نماز کے لیے (بے شک نماز مشکل ہے بھاری ہے سوائے خشوع کرنے والوں کے لیئے) .

سوال : خشوع کیا ہے ؟

جواب : خ. ش. ع مطلب دل میں اللہ کا ایسا خوف ہونا کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے .

سوال : خشوع کی سطح پر جینا کیا ہوتا ہے ؟

جواب : (1) انسان اللہ ہی کے لیئے صبر کرے

(2) اللہ پر بھروسہ کرے

(3) دنیاوی الائشوں میں مبتلا نہ ہو

(4) اللہ کے حکم کے آگے جھک جائے

(5) اللہ کی راہ میں خرچ کرنا .

سوال : آیت نمبر 46 میں کن لوگوں کا ذکر ہے ؟

جواب : اس آیت میں وہ لوگ مراد ہیں جو اللہ سبحان تعالی سے ملنا چاہتے ہیں .

اور موت سے نہیں ڈرتے یعنی "خٰشِعِین"

سورۃ البقرہ

رکوع نمبر 6

آیات 47 - 49

سوال : بنی اسرائیل کو کیا فضیلت دی گئی تھی ؟ (آیت نمبر 47)

جواب : (1) اپنے دور کے لوگوں میں ممتاز کیا .

(2) زرخیز علاقے میں آباد کیا .

(3) انبیاء آئے

(4) دنیاوی نعمتیں دیں .

سوال : بنی اسرائیل کی بے عملی کی وجوہات کیا تھیں ؟

جواب : (1) حضرت ابراھیم کی نسل سے ہونا بچائے گا .

(2) ہمارے بزرگ ہمیں بچالیں گے

(3) اعلیٰ نسل سے ہیں تو ہمارے بدلے ادنیٰ کو آگ میں داخل کر دے گا .

(4) کیونکہ ہم اللہ کے لاڈلے ہیں تو اللہ کوئی نہ کوئی راستہ نکال لے گا .

سوال : بنی اسرائیل کو کس چیز سے ڈرایا جا رہا ہے ؟ (آیت نمبر 48)

جواب : روزِ جزاء سے ڈرایا جا رہا ہے . اور ان کے عقیدہ آخرت کی درستگی کرائی جا رہی ہے (1) اُس دن کوئی کسی کے کام نہ آئے گا .

(2) کسی کی سفارش قبول نہیں کی جائے گی

(3) کسی کا بدلہ نہیں لیا جائے گا

(4) اور نہ ہی کسی کی مدد کی جائے گی

سوال ۔ "یَسُوْمُوْنَکُمْ" سے کیا مراد ہے ؟

جواب س۔و۔م "وہ تکلیف دیتے تھے تم کو"

اس سے مراد بوجھ ڈالنا، تکلیف دینا ہے ۔

فرعون بنی اسرائیل سے جسمانی کام کرواتے تھے ۔ بڑی بڑی عمارتیں بنواتے تھے ۔

سوال ۔ "سُوْٓءَ الْعَذَابِ" سے کیا مراد ہے ؟

جواب ۔ اس سے مراد وہ تکالیف ہیں جو آلِ فرعون بنی اسرائیل کو دیا کرتے تھے ۔

(1) جسمانی کام کرواتے تھے ۔

(2) بیٹوں کو ذبح کر دیتے تھے ۔

(3) عورتوں کو چھوڑ دیتے تھے ۔

سوال ۔ آیت 49 میں لفظ اَبْنَآءَکُمْ اور نِسَآءَکُمْ کیوں آیا ہے ؟

جواب ۔ اَبْنَآءَکُمْ کہہ کر اُن کی شفقت کو بڑھایا جا رہا ہے ۔

نِسَآءَکُمْ کہہ کر اُن کی غیرت کو ابھارا جا رہا ہے ۔

سوال ۔ آلِ فرعون اُن کے بیٹوں کو کیوں قتل کر دیتے تھے ؟

جواب ۔ اس لیے قتل کر دیتے کہ بنی اسرائیل کی آبادی میں اضافہ نہ ہو ۔ اور یہ ہم پر غالب نہ آجائیں ۔ اور یہ جبر ہی صبر کی علامت ہے ۔

سوال ۔ "مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ" میں ہمارے لیے کیا سبق ہے ؟

جواب ۔ اسکو آزمائش کہا گیا ہے ۔ یعنی تم پر جو آزمائش آئیں تھیں ۔ وہ تمہارے رب کی طرف سے آئیں تھیں ۔ اُن پر بُرے حکمرانوں کا آنا رب کا حکم اور اُن کے اپنے اعمال کا نتیجہ تھا ۔

جب بندہ آنے والی کسی مشکل کو اپنے رب کی طرف سے سمجھتا ہے تو اُس پر صبر آسان ہو جاتا ہے ۔

سوال = شَفَاعَةٌ سے کیا مراد ہے ؟ (آیت نمبر 48)

جواب = شفاعۃ سے مراد شفارش ہے. شفارش ہے حکم نہیں. اصل میں شفارش ایک اعزاز ہے . یہ اعزاز اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں اور نبیوں کو دے گا. جنہوں نے ساری زندگی اپنے رب کی اطاعت کی .

سوال = شفارش کن شرائط کے ملے گی ؟

جواب = شفارش کے لیئے قابلیت ہونی چاہیے .شفارش ہو گی چند شرائط کے ساتھ

(1) توحید پرست کے لیئے شفارش کی جائے گی

(2) عملوں میں بدعت نہ ہو (یعنی دین میں کوئی اضافہ نہ ہو)

(3) کچھ قابلیت بھی رکھتا ہو

(4) کوشش بھی ہو مگر کمی رہ گئی ہو .

سوال = نَجَّیْنٰکُم سے کیا مراد ہے ؟ (آیت نمبر 49)

جواب = ن . ج . یہ مطلب نجات دی ہم نے تم کو (یعنی بنی اسرائیل کو) آہستہ آہستہ نجات دینا

سوال = آلِ فرعون سے کیا مراد ہے ؟

جواب = آل سے مراد ہم خیال لوگ ہیں . ایسے لوگ جن کا مقصد ایک ہو .

سوال = فرعون کون تھا ؟

جواب = یہ ایک ٹائیٹل تھا . فرعون ہر دور کا مختلف ہوتا ہے .

فرعون (ر . ع . ف) جسکا مطلب سورج ہے. فرعون وہ ذات ہے جسکا تعلق سورج سے ہو . مصری سورج کی پوجا کیا کرتے تھے. انہوں نے یہ نظریہ دیا کہ سورج کسی اور روپ میں آگیا ہے . اور یہ سورج کا اوتار ہے .